عقائد قادیانی منظوم

مولانا مشتاق احمد چرتھاولی

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

مقدمہ

مرزاغلام احمد قادیانی کی زندگی میں علمائے اسلام نے قابل آفرین جدوجہد سے مکائد مرزائیہ کی قلعی کھول کر مسلمانوں کواس بڑی مصیبت سے نجات دلائی تھی۔لیکن اس کے مرنے کے بعد مرزائیوں نے مختلف جماعتوں میں ہوکراس قدر شوروشر پھیلایا کہ علماء کوازسرنو ان کی سرکوبی کی ضرورت محسوس ہوئی۔

خصوصاً محمد علی ایم اے اور کمال الدین لاہوری نے مرزا قادیانی کے دعویٰ نبوت کی تاویل کر کے قوم کی بدگمانی دور کرنے اور اشاعت مرزائیت کے لئے خود مسلمانوں ہی سے امداد حاصل کرنے میں ایسی چالاکی وابلہ فریبی سے کام لیا کہ علماء کی مشکلات میں چنددرچند اضافہ ہوگیا۔مگر خداتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ علماء ربانی نے اس چالاک جماعت کی مکاریوں کا راز فاش کرنے میں بھی پوری مستعدی سے کام لیا اور مرزائی دعویٰ نبوت سے تاویلوں کا پردہ اٹھا کر لاہوری مرزائیوں کی تمام کوششوں پر پانی پھیردیا اور دراصل اس چالاک جماعت کی تردید میں یہ طریقہ نہایت مؤثر ثابت ہوا ہے کہ مرزاغلام احمد قادیانی کے باطل دعوؤں کو بیان کر کے تمام مرزائیوں کا کفر مسلمانوں پر ظاہر کردیا جائے۔

اسی لئے خاکسار نے بھی بحیثیت ایک ادنیٰ خادم اسلام ہونے کے مرزائی عقائد کو سلیس اردو میں نظم کردیا ہے تاکہ معمولی سمجھ کا مسلمان بھی مرزاغلام احمد قادیانی کو کذاب اور اس کے تمام مریدوں کو مرتد وخارج از اسلام یقین کرنے میں تأمل نہ کرے اور اس چالاک جماعت کے فتنہ سے محفوظ رہے۔واللہ الھادی!

مندرجہ ذیل کتابوں سے قادیانی عقائد نقل کئے گئے ہیں

حقیقت الوحی، ازالہ اوہام، اعجاز احمدی، دافع البلاء، نزول المسیح، اربعین نمبر۳،۴، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ، مکتوبات احمدیہ، کتاب البریہ، البشریٰ، آئینہ کمالات اسلام، کرامات الصادقین، منارۃ المسیح، اعجاز المسیح، اخبار بدر، مارچ ۱۹۰۰ء۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم!

عقائد قادیانی منظوم

ہوا کیسی بے رخ خدایا چلی ہے — کہ پژمردہ ہر اک چمن کی کلی ہے
یہ ہر سمت کیسی پڑی کھلبلی ہے — کہ ہر فرد کو قوم کے بیکلی ہے
نہ ہے چین دن کو نہ شب کو ہے آرام — پریشان رہتے ہیں اب اہل اسلام
ہدایت نے دنیا سے باندھا ہے بستر — کھلے جابجا ہیں ضلالت کے دفتر
بنایا ہے اب اہل مطلب کو لیڈر — جو ہیں راہزن ان کو سمجھا ہے رہبر
قیامت کے سارے کھلے ہیں یہ آثار — ہے اب اہل اسلام کو جینا دشوار
عقائد میں پھیلی ہوئی ابتری ہے — کوئی اہل قرآں کوئی نیچری ہے
سلف سے انہیں دعویٰ ہمسری ہے — نئی بات کہنے میں ہر اک جری ہے
نہ کچھ حق وباطل کا معیار ہے اب — ہر اک اپنے مذہب کا مختار ہے اب
مٹی شرم وغیرت ہوا دین برباد — جسے دیکھئے ہے وہ مذہب سے آزاد
خودی کا سبق ایسا ازبر کیا یاد — کہ بن بیٹھے ہیں آپ ہی اپنے استاد
سمائی دماغوں میں ماؤنی ہے — زمانہ میں پھیلی نئی روشنی ہے
ہوا ان کے نزدیک قرآن بیکار — پرانی ہوئیں سب احادیث واخبار
ہے فتنہ کا اب ہر طرف گرم بازار — نئے دین کے سب ہوئے ہیں خریدار
یہی ہے تمنا یہی آرزو ہے — نئے دین کی رات دن جستجو ہے
ہے ایک فرقہ پنجاب میں قادیانی — سنو اب ذرا مجھ سے اس کی کہانی
ہے مرزا قادیانی اس جماعت کا بانی — ضلالت میں جس کا نہیں کوئی ثانی
رکھا کفر کا نام اسلام اس نے — کیا قوم کو خوب بدنام اس نے
مشیخت سے پہلے مجدد بنا وہ — کچھ ایام گذرے تو مہدی ہوا وہ
مسیحا پھر اپنے کو کہنے لگا وہ — غرض جو چلا چال انوکھی چلا وہ
نیا دین تھا اس کا مذہب جدید تھا — نہ تھی شرم اس کو نہ خوف خدا تھا

امام زمان ومسیحائے موعود
مجدد صدی کا وہ مہدی مسعود

تھا ملعون دنیا کا عقبیٰ کا مردود
غرض سارے اوصاف تھے اس میں موجود

کہوں کیا میں تم سے کہ کیا کیا بنا وہ
تھا بندہ خدا کا خدا بن گیا وہ

کبھی ابن مریم سے خود کو بڑھایا
کبھی سارے نبیوں سے افضل بتایا

عجب خبط تھا اس کے دل میں سمایا
سماں جیسا دیکھا وہی راگ گایا

نیا رخ ہمیشہ بدلتا رہا وہ
نئی سے نئی چال چلتا رہا وہ

بچھایا عجب مکر کا جال اس نے
کیا دین احمد کو پامال اس نے

کی تجدید دعویٰ کی ہر سال اس نے
بنایا برا قوم کا حال اس نے

نہ تھا خوف عقبیٰ کے سود و زیاد کا
فقط دھن تھی یہ ہو نبی قادیان کا

لکھا کہ تھے عیسیٰ کے ناپاک اطوار
تھی ماں اور نانی بھی اس کی زناکار

شرارت میں مرزا سے شیطاں گیا ہار
مگر یہ نہ ہرگز ہوا اس سے بیزار

نبی پر یہ تہمت غضب ہے خدا کا
مزہ خوب چکھے گا اس کی سزا کا

بڑا بے ادب ہے بہت بے حیا ہے
ہر ایک بات اس کی سلف سے جدا ہے

بھلا ایسی جرأت کی کیا انتہاء ہے؟
حقیقت میں یہ صاف دعویٰ کیا ہے

کہ جو جام ہر اک نبی کو ملا تھا
خدا نے وہ پورا مجھے دے دیا تھا

کہا جتنے گذرے ہیں پیر وپیمبر
امام و ولی پیشوا اور رہبر

ہوئے گدلے ان سب کے پانی سراسر
کبھی میرا چشمہ نہ ہو گا مکدر

مجدد نبی برگزیدہ ہوں مرسل
بنایا خدا نے مجھے سب سے افضل

مرا رتبہ ہے سب سے بالا وبرتر
میں ہوں سارے نبیوں کا سالار و افسر

کئی تخت اترے سما سے زمیں پر
مرا تخت لیکن بچھا سب سے اوپر

میں ختم الرسل اشرف الانبیاء ہوں
مرے نور سے سب میں نور خدا ہوں

میں ہوں باعث خلق وایجاد عالم
بدولت مرے ہوئی تخلیق آدم

جہاں میں جو موجود ہے خشک اور نم
زمیں آسمان اور عرش معظم

ے ہی سبب سے یہ پیدا ہوئے ہیں
مکین و مکاں سب ہویدا ہوئے ہیں

دنیا میں جتنے شجر اور حجر ہیں
گل و خار جو کچھ کہ پیش نظر ہیں

درخشاں ستارے ہیں شمس و قمر میں
یہ سب میرے ہی نور سے جلوہ گر ہیں

اگر میں نہ ہوتا خدائی نہ ہوتی
خدا کی یہ جادہ نمائی نہ ہوتی

مری ذات پر امر کن کا کھلا راز
مجھی سے ہے ہر شے کا انجام و آغاز

خدا کی میں ہر آن سنتا ہوں آواز
ہے مرے سے ہر کام کا ساز و پرداز

ارادہ مرا ہے خدا کا ارادہ
ہے سب علم میں میرے کم اور زیادہ

خدا نے مجھے بیٹا کہہ کر پکارا
برابر کا ساجھی پھر اپنا بنایا

یقین جان اس میں نہیں شک ہے اصلاً
جو منکر ہے میرا وہ منکر خدا کا

خدا بھی ہوں میں اور ابن خدا بھی
ہمیشہ ہوں پیوستہ اس سے جدا بھی

کہا اس نے اک دن ہوا مجھ پر الہام
خدا کی طرف سے کہ اے نیک انجام

مبارک ہو تجھ کو ہمارا یہ پیغام
تو ہے مجھ سے میں تجھ سے پاتا ہوں آرام

احد اور صمد میں ہوں توحید تو ہے
میں فرد و یگانہ ہوں تفرید تو ہے

بڑھی اس کی آخر یہاں تک دلیری
کہی بات وہ جو نہ ہم نے سنی تھی

ہے ہر شے تو تسبیح کرتی خدا کی
خدا عرش پر حمد کرتا ہے میری

جہاں کے لئے میں سراپا ہوں رحمت
تمام انبیاء نے دی میری بشارت

جو القاب خیر الوریٰ کے تھے شایاں
کئے اپنے سب ذات پر اپنی چسپاں

نہ پاس ادب تھا نہ کچھ پاس ایمان
یہ طالب تھا شہرت کا اور بندۂ نان

بکے سخت الفاظ حضرت کی شاں میں
نہ گستاخ ایسا ہوا ہے جہاں میں

کہا کافروں نے رسول خدا سے
کہ دعویٰ میں اپنے اگر تم ہو سچے

دکھاؤ ہمیں چاند کے ٹکڑے کر کے
تو ہم تابع ہو جائیں گے سب تمہارے

تمہاری رسالت کا یہ امتحان ہے
نہیں اس میں گنجائش ایں و آں ہے

کیا انگلی کا جب نبی نے اشارہ
طرف چاند کے ہوگیا وہ دو پارہ

جو قدرت خدا کی ہوئی آشکارا
تو کفار نے اس کو جادو بتایا

اسی معجزے کا ہے شق القمر نام
جسے دل سے ہیں مانتے اہل اسلام

سنو اب کہ مرزا کی بکواس کیا ہے؟
کھلے معجزے کو وہ کیا لکھ رہا ہے؟

گہن تھا نہیں چاند ہرگز پھٹا ہے
قصیدہ میں یہ صاف بتلا دیا ہے

گہن نام رکھا ہے شق القمر کا   گھٹاتا ہے رتبہ یہ خیر البشر کا
کہا یہ کہ اس کے لئے کیا ہوا تھا؟   فقط چاند ہی کو گہن لگ گیا تھا
مگر مجھ پہ دو چند ہے فضل رب کا   ہوئے دو گہن چاند و سورج کے پیدا
نبوت کا میری ہوا صاف اظہار   کیا اب بھی باقی تمہیں عذر و انکار؟
ہوئی تھی جو معراج حضرت کو اک شب   معۂ جسم اطہر گئے تھے سوئے رب
ملا تھا نہ پہلے کسی کو جو منصب   تھے اس کے لئے آپ اولیٰ و انسب
احادیث و قرآں میں یہ سب عیاں ہے   ہر اک واقعہ کا مفصل بیاں ہے
مگر بکتا ہے مرزا بد طبیعت   شب و روز اس پر خدا کی ہو لعنت
تھی معراج کیا کشف تھا درحقیقت   ہوئے ہیں مجھے کشف ایسے بکثرت
میں اس کشف میں صاحب تجربہ ہوں   یہ ہے آپ بیتی جو میں کہہ رہا ہوں
ہے اللہ کی مجھ پر ہر دم عنایت   نوازش کی اس کی نہیں حدو غایت
اترتی ہے وحی اس کی ہر ایک ساعت   نہیں ہے احادیث کی مجھ کو حاجت
میں بے مثل و زندہ سے لیتا ہوں امداد   روایت سے مردوں کی تم سب ہو دلشاد
جو آتی ہے وحی خدا مجھ پہ ہر آں   وہ ہے مثل توریت وانجیل و قرآں
یقیں ہے مرا اس پہ اور ہے یہ ایماں   کہ اصلاً نہیں کذب کا اس میں امکاں
ہے ترک احادیث آساں و لیکن   یقیں کو میں چھوڑوں نہیں ہے یہ ممکن
احادیث کا ہے جو موجود انبار   ہے دراصل کذب وبناوٹ کا طومار
رطب اور یابس کی ہے اس میں بھرمار   سمجھتا ہوں میں اس ذخیرے کو بیکار
ہو بیواسطہ مجھ پہ جب حق کا الہام   تو جھوٹی حدیثوں سے کیا پھر مجھے کام؟
میں آیا ہوں بن کر حکم اور مامور   نہیں ہوں حدیثوں کے لینے پہ مجبور
خصوصاً جو ہو مدعا سے مرے دور   کسی طرح مجھ کو نہیں ہے وہ منظور
حدیثوں کے لینے میں مختار ہوں میں   جسے چاہوں پھینکوں جسے چاہوں لوں میں
دکھائی پھر اس نے یہ اپنی سفاہت   غلام ہو کے آقا پے دی یوں فضیلت
کہ جن جھگڑوں کی ہے سچی روایت   صحابہ نے بھی دی ہو ان کی شہادت
حدیثوں میں وہ صرف سی صدعیاں ہیں   ولیکن مرے پاس سہ لکھ نشان ہیں

نہ سمجھایا حضرت نے ہے کون دجال ۔۔۔ بتایا نہ یاجوج و ماجوج کا حال
چلے گا زمیں کا وہ کیا جانور چال؟ ۔۔۔ نہ واضح کیا یہ رہا اس میں اجمال
غرض آج تک تھے یہ الفاظ مجمل ۔۔۔ حقیقت کھلی ان کی مجھ پر مفصل
صحابی جو تھے ابن مسعود ذیشاں ۔۔۔ بتایا انہیں ایک معمولی انساں
کشادہ بنایا تھا ایسا گریباں ۔۔۔ کہ رکھتا تھا وہ سوحسین اس میں پنہاں
غبی اس کے نزدیک تھے بوہریرہ ۔۔۔ ہے جن کی روایت کا دنیا میں شہرہ
سنو اس سے بھی طرفہ تر ماجرا تم ۔۔۔ کہ سننے سے جس کے ہو عقل وخرد گم
مچایا تھا دنیا میں جس نے تلاطم ۔۔۔ ہلا تھا جہاں جس سے تاچرخ ہفتم
جو کچھ بھید کھلنے سے باقی رہا تھا ۔۔۔ وہ اس واقعہ نے عیاں کر دیا تھا
کہا پیدا ہو گا میرے ایک فرزند ۔۔۔ جو ہوگا ذہین و ذکی و خرد مند
ولادت سے اس کی جہاں ہوگا خورسند ۔۔۔ کرے گا وہ رنج ومصیبت کے دربند
بشیر عنموائیل ہے نام اس کا ۔۔۔ بہت ہوگا دنیا میں اکرام اس کا
وہ ہے پیاری اور موہنی شکل والا ۔۔۔ کہ ہے نور کے گویا سانچے میں ڈھالا
وہ اوصاف میں اپنے ہو گا نرالا ۔۔۔ زمانہ میں پھیلے گا اس سے اجالا
بہت جلد نشو و نما پائے گا وہ ۔۔۔ عجیب شان دنیا کا دکھلائے گا وہ
زمیں کے کناروں میں مشہور ہوگا ۔۔۔ جہاں فیض سے اس کے معمور ہوگا
وہ سب ظلمتوں کے لئے نور ہوگا ۔۔۔ وہ علم اور حکمت سے بھرپور ہوگا
اسے دیکھ کر بول اٹھو گے زباں سے ۔۔۔ کہ گویا ہے اترا خدا آسماں سے
فیوض اس کے ہر چار سمت ہوں گے جاری ۔۔۔ کٹھن مشکلیں ہوں گی آسان ساری
اسیروں کو مل جائے گی رستگاری ۔۔۔ کرے گا غریبوں کی وہ دستیاری
وہ باعظمت و شوکت و جاہ ہو گا ۔۔۔ وہ شاہان عالم کا بھی شاہ ہوگا
ہوا جب وہ مولود موعود پیدا ۔۔۔ مریدوں کو مرزا نے مژدہ سنایا
روانہ کئے تار وخط اس نے ہر جا ۔۔۔ کیا آن کی آن میں خوب چرچا
کیا تھا بڑی دھوم سے پر عقیقہ ۔۔۔ نہ رکھا تکلف میں باقی دقیقہ
مگر ایسی لڑکے نے کی بے وفائی ۔۔۔ دیا جلد مرزا کو داغ جدائی

بھر سر ٹپکتے رہے باپ بھائی
ملی موت سے پر نہ اس کو رہائی

نہ ہاتھ آیا مرزا کو جز رنج و حسرت
ملی خاک میں اس کی ساری نبوت

مرا نظم لکھنے سے یہ مدعا تھا
کہ دجال جو قادیان میں ہوا تھا

غضب آہ! ظالم نے کیسا کیا تھا؟
کہ حضرت محمدؐ سے افضل بنا تھا

میں سب مکر وفن اس کے تم کو بتاؤں
جو چالیں چلی ہیں وہ سب کہہ سناؤں

ہوا مختصر حال اس کا بیاں سب
سنائی تمھیں کفر کی داستاں سب

یہ مشتے نمونہ ہے ورنہ کہاں سب
سمائے نہ دفتر میں گرہو بیاں سب

بکی عمر بھر ایسی بکواس اس نے
کہ دین کا کیا ستیاناس اسنے

لگاتا تھا مسلم کے ہر آن وہ نیش
کبھی دیکھتا ہی نہ تھا کچھ پس و پیش

بچا کوئی عالم نہ صوفی نہ درویش
کہ مرزا نے اس کا کیا ہو نہ دل ریش

بہت عالموں کا دل اس نے دکھایا
بہت پیشوایان دیں کو ستایا

محمدؐ ہیں سچے نبی اور مرسل
ہوا ہے نہ ہوگا کوئی ان سے افضل

جو ہم رتبہ ان کا بنے کوئی اجہل
نہایت کمینہ ہے وہ اور ارذل

میں ایسے کمینہ سے رکھتا ہوں نفرت
ہمیشہ کیا کرتا ہوں، اس پر لعنت

ذرا آپ انصاف کیجئے خدارا
نبیؐ کی ہو توہین کیسے گوارا؟

ہے ان کی شفاعت کو ہم کو سہارا
اگر وہ راضی باشد غمے نیست مارا؟

کیا ہوگا دل جس نے حضرت کا ناشاد
کرے گا خدا اس کو عقبیٰ میں برباد

نبی کی رضا کا طلب گار ہوں میں
دل و جان سے اس کا خریدار ہوں میں

شراب محبت سرشار ہوں میں
جو ہو بے ادب اس سے بیزار ہوں میں

ہے عشق محمد مرے دل میں بے حد
سراپا بنا ہوں میں مشتاق احمد

جو احباب ہیں کل اصاغر اکابر
مرا حال ان پر ہے ظاہر وباہر

کہ شعر وسخن میں نہیں ہوں میں ماہر
نہ منشی ہوں اور نہ کوئی شاعر

نہ عالم نہ فاضل نہ پیر و ولی ہوں
میں اک طالب علم چرتھا ولی ہوں

ختم شد!